سوال

جنین ساقط ہونے کی صورت میں عورت کے لئے احکام

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض حاملہ عورتوں کا جنین ساقط ہوجاتا ہے۔کئی جنین ایسے ہوتے ہیں۔جن کی تخلیق مکمل ہوچکی ہوتی ہے۔اور بعض ایسے ہوتے ہیں۔جن کی تخلیق ابھی مکمل نہیں ہوئی ہوتی امید ہے کہ آپ یہ وضاحت فرمایئں گے کہ ان دونوں صورتوں میں نماز کا کیا حکم ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب عورت ایسے جنین کو ساقط کرے جس کا سر ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء بن چکے ہوں تو وہ نفساء(نفاس والی) ہے۔اس کے لئے وہی احکام ہوں گے جو نفاس کے ہیں۔وہ طہارت یا چالیس دن سے پہلے نماز پڑھے گی نہ روزہ رکھے گی۔اوراس کے شوہر کے لئے اس سے مقاربت حلال ہوتی اگر وہ چالیس دنوں سے کم میں طاہر ہوجائے تو اس کے لئے غسل نماز اور رمضان کے روزے واجب ہوں گے۔اوراس کے شوہر کے لئے اس سے مقاربت حلال ہوگی۔

نفاس کی کم سے کم مدت کی کوئی حد نہیں اگر وہ ولادت کے دس دن بعد یا اس سے کم زیادہ دنوں میں پاک ہوجائے تو اس کے لئے غسل کرنا واجب ہوگا۔اوراس کے لئے طاہر عورتوں کے احکام ہوں گے۔اور وہ خون جو چالیس دنوں کے بعد دیکھے وہ فاسد خون ہوگا۔اس کی موجودگی میں وہ نماز روزہ کرسکتی ہے۔اوراس کے شوہر کے لئے مقاربت بھی حلال ہے۔مستحاضہ کی طرح اسے ہر نماز کے وقت میں وضوء کرنا ہوگا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت جیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔۔۔جب وہ مستحاضہ تھیں۔۔۔سے فرمایا کہ:

وتوضی لوقت کل صلاۃ(''ہر نماز کے وقت میں وضوء کرو۔''(1)

اورچالیس دنوں کے بعد اگر ماہانہ معمول یعنی حیض شروع ہوجائے تو اس کے لئے حیض کا حکم ہوگا یعنی اس کے لئے طہارت سے پہلے نمازروزہ اور جنسی عمل حرام ہوگا۔

اگر ساقط ہونے والے جنین میں عمل تخلیق ابھی تک واضح نہ ہوا ہو یعنی ابھی تک وہ گوشت کا لوتھڑا سا ہو اس میں ہاتھ پاؤں نمایاں نہ ہوئے ہوں یا ابھی تک صرف خون ہی ہو تو اس کے لئے حیض ونفاس کا نہیں بلکہ مستحاضہ کا حکم ہوگا یہ نماز پڑھے گی۔رمضان کے روزے بھی رکھے۔گی۔اس کے شوہر کے لئے وظیفہ زوجیت بھی حلال ہوگا اسے ہر نماز کے

وقت میں وضوء کرنا ہوگا مستحاضہ کی طرح روئی وغیرہ کے ساتھ خون کو گرنے سے روکنا ہوگا حتیٰ کہ وہ پاک ہوجائے اسے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھنے کی بھی اجازت ہے۔اس کے لئے ظہر عصر مغرب وعشاء اور صبح کی نماز کے لئے غسل کرنے کا بھی حکم ہے۔جیسا کہ اس سلسلے میں حدیث حمنہ بنت جحش سے ثابت ہے کیونکہ اس صورت

میں اہل علم کے نزدیک یہ عورت مستحاضہ کے حکم میں ہے۔

---

(1)امام شوکانیؒ فرماتے ہیں۔کہ ''ان الروایۃ لکل صلاۃ لاالوقت کل صلاۃ'' روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ ہر نماز کے لیے وضو کرو۔ یہ الفاظ نہیں ہیں کہ ہر نماز کے وقت کے لئے وضوء کرو۔ نیل الاوطار جلد:1 ص:275 امام شوکانیؒ کی یہ بات درست ہے۔چنانچہ ملاحظہ فرمایئں۔(سنن ابن داؤد کتاب الطہارۃ باب من قال تغتسل من طھر الی طھر ح:298)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص324

محدث فتویٰ